THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

حرمتِ رضاعت: قرآنی و فقہی اصول، مذاہبِ اربعہ کے مواقف اور جدید طبی مسائل کا تحقیقی جائزہ

The Prohibition of Fosterage (Radāʿah): A Research Review of Qur'anic and Juristic Principles, Positions of the Four Schools of Law and Modern Medical Issues

1. Shahrukh Khan
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Bahria University, Islamabad, Pakistan.
2. Dr. Syed Muhammad Shahid Tirmazi
Assistant Professor & Chairperson, Department of Islamic Studies, Bahria University, Islamabad, Pakistan.

Abstract

This research paper presents a comprehensive study of the prohibition of fosterage (Radāʿah) in Islamic law, examining its Qur'anic foundations, juristic principles, positions of the four major Sunni schools of law, and contemporary medical challenges. Fosterage refers to the relationship established when a child is breastfed by a woman other than his biological mother, which, under specific conditions, creates legal prohibitions of marriage similar to those of consanguinity. The study analyzes the Qur'anic verses, particularly from Surah Al-Nisa (4:23), and authentic Prophetic traditions, including the foundational ḥadīth that "fosterage prohibits what consanguinity prohibits." A comparative analysis of the Ḥanafī, Mālikī, Shāfiʿī, and Ḥanbalī schools reveals differences regarding essential conditions such as the age limit for effective fosterage (ranging from two to two and a half years), the minimum quantity of breastfeeding required (from minimal ingestion to five separate feedings), and evidentiary requirements. The research also examines classical rulings on related issues including wet-nursing, the legal status of fosterage relationships regarding inheritance and seclusion (khalwah), and the prohibition of marriage between foster relatives. Special attention is given to contemporary challenges including human milk banking, frozen and pasteurized donor milk, IVF and surrogacy-related breastfeeding issues, and the legal status of adopted children. The study includes an analysis of positions taken by modern Islamic fiqh academies and contemporary scholars on milk banks, which remain contentious due to concerns about lineage confusion and the difficulty of tracing fosterage relationships. The paper concludes that while classical juristic differences reflect the richness of Islamic legal tradition, modern medical developments require renewed ijtihad to balance the benefits of donor milk for premature infants with the preservation of core Shariah principles regarding lineage protection and family integrity.

Key Words: *Radāʿah, fosterage, Islamic jurisprudence, four schools of law, human milk bank, contemporary medical issues, prohibition of marriage*

۱۔ تعارف و پسِ منظر

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو احاطہ کرتا ہے۔ خاندانی نظام اور نسب کی حفاظت اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ رضاعت یا دودھ پلانے کا تعلق انسانی فطرت کا ایک قدیم اور فطری حصہ ہے۔ اسلام نے اس قدرتی رشتے کو قانونی تحفظ دیتے ہوئے اس سے متعلق

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

احکام و حدود مقرر کیے ہیں۔ حرمتِ رضاعت سے مراد وہ حرمت ہے جو دودھ پلانے کی وجہ سے قائم ہوتی ہے اور جس طرح نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے اسی طرح رضاعت کی وجہ سے بھی بعض رشتوں میں نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے صراحت کے ساتھ رضاعی ماؤں اور رضاعی بہنوں سے نکاح کو حرام قرار دیا ہے۔ آج کے دور میں یہ موضوع نئی جہتیں اختیار کر گیا ہے۔ لے پالک بچوں کی کثرت، دودھ کے بینکوں کا قیام، اور مصنوعی ذرائع سے دودھ پلانے کے مسائل نے فقہاء کو نئے فتاویٰ اور احکام وضع کرنے پر مجبور کیا ہے۔ یہ مقالہ انہی پہلوؤں کو تحقیقی انداز میں پیش کرنے کی کوشش ہے۔

۲۔ قرآنِ کریم میں حرمتِ رضاعت کا بیان

۲۔۱ آیاتِ کریمہ

قرآنِ کریم میں حرمتِ رضاعت کا ذکر دو مقامات پر آیا ہے۔ پہلی آیت سورۃ النساء میں ہے جہاں حرام رشتوں کا تفصیلی بیان ہے:

وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ[1]

ترجمہ: "اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں (بھی تم پر حرام ہیں)۔"

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حرام رشتوں کی فہرست میں رضاعی ماں اور رضاعی بہن کو شامل فرمایا ہے۔ یہ آیت حرمتِ رضاعت کی اصل اور بنیاد ہے۔ مفسرینِ کرام نے اس آیت کی تفسیر میں وسیع بحث کی ہے۔

دوسرا مقام سورۃ البقرہ ہے جہاں رضاعت کی مدت کا ذکر ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ[2]

"اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، یہ اس کے لیے ہے جو رضاعت پوری کرنا چاہے"۔

۲۔۲ مفسرینِ کرام کی آراء

امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ رضاعت کے ذریعے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں، البتہ حصرِ قرآنی کی بناء پر صرف ماں اور بہن کا ذکر بطورِ مثال ہے۔ علامہ قرطبیؒ نے "الجامع لاحکام القرآن" میں اس آیت کے ذیل میں فقہاء کے اختلافات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

علامہ آلوسیؒ نے "روح المعانی" میں لکھا ہے کہ آیتِ کریمہ میں "مِّنَ الرَّضَاعَةِ" کا لفظ یہ واضح کرتا ہے کہ یہ حرمت رضاعت سے ہے نہ کہ نسب سے، اور یہ ایک مستقل سبب ہے جس کی اپنی خاص شرائط ہیں۔[3]

---

[1] سورۃ النساء: ۲۳

[2] سورۃ البقرۃ: ۲۳۳

[3] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، جلد ۱، ص ۴۷۴؛ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، جلد ۵، ص ۱۰۷؛ آلوسی، روح المعانی، جلد ۴، ص ۲۲۵

۳۔ احادیثِ نبویہ میں حرمتِ رضاعت

۳۔۱ مشہور احادیث

نبی کریم ﷺ نے اس موضوع پر متعدد احادیث ارشاد فرمائی ہیں جن سے حرمتِ رضاعت کے احکام اخذ کیے جاتے ہیں:

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ[4]

ترجمہ: "رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔"

یہ حدیث حرمتِ رضاعت کا اہم ترین اصول ہے۔ اس سے فقہاء نے استنباط کیا کہ رضاعی ماں، رضاعی باپ، رضاعی دادا، رضاعی نانا، رضاعی بھائی، رضاعی بہن، رضاعی پھوپھی، رضاعی خالہ اور ان کی اولاد وغیرہ سب اسی طرح حرام ہیں جیسے نسبی رشتے۔

لا رضاعَ إلا ما فتق الأمعاءَ، وكان قبل الفطام[5]

ترجمہ: "رضاعت (قابلِ اعتبار) وہی ہے جو آنتوں کو پروان چڑھائے اور دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لا تُحرّمُ المصَّةُ والمصَّتانِ[6]

ترجمہ: "ایک دو گھونٹ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔"

۳۔۲ رضاعت کی مقدار پر اختلاف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ پہلے قرآن میں دس بار رضاعت کا حکم تھا پھر اسے پانچ بار سے بدل دیا گیا۔ یہ روایت فقہی اختلاف کی بنیاد بنی۔[7]

یعنی پہلے قرآن میں دس معلوم رضعات کا حکم نازل ہوا جو حرمت ثابت کرتی تھیں، پھر اسے پانچ رضعات سے منسوخ کر دیا گیا۔ یہ روایت علمِ قرآن کے ایک نہایت اہم اور دقیق مسئلے یعنی نسخ فی القرآن سے متعلق ہے۔ نسخ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت کسی حکم کو بعد میں آنے والے حکم سے بدل دیا—یہ کوئی تضاد نہیں بلکہ تدریجی شریعت کا حصہ ہے جیسے شراب کی حرمت اور نماز کی تعداد بھی مرحلہ وار مقرر ہوئی۔ اس حدیث میں دو مرحلے واضح ہیں: پہلے مرحلے میں دس رضعات والی آیت کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہوئے، اور دوسرے مرحلے میں پانچ رضعات والی آیت کی تلاوت تو اٹھالی گئی مگر اس کا حکم قیامت تک کے لیے باقی رہا—علماء اصول فقہ اسے منسوخ التلاوت، باقی الحکم کہتے ہیں۔

---

4 صحیح بخاری: ۲۶۴۵؛ صحیح مسلم: ۱۴۴۴

5 جامع ترمذی: ۱۱۵۲؛ سنن ابن ماجہ: ۱۹۴۶

6 صحیح مسلم: ۱۴۵۰

7 صحیح مسلم: ۱۴۵۲

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

اس حدیث کی سند انتہائی مضبوط اور متصل ہے۔ سلسلہ سندیوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان فرمائی، ان سے ان کی بھانجی عمرہ بنت عبد الرحمن نے روایت کی جو تابعیات میں بہت قابلِ اعتماد ہیں، ان سے مدینہ کے مشہور محدث یحیی بن سعید الانصاری نے لیا، اور ان سے امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں نقل کیا جہاں سے یہ روایت امام مسلم تک پہنچی۔ یہی حدیث سنن ابو داود (۲۰۶۲)، سنن ترمذی (۱۱۵۰)، سنن نسائی (۳۳۰۷) اور موطا امام مالک میں بھی موجود ہے جس سے اس کی استناد اور بھی مضبوط ہو جاتی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند پر کسی معتبر محدث نے جرح نہیں کی اور یہ حجت کے درجے میں ہے۔

اسی حدیث نے فقہاء کرام میں ایک بنیادی اختلاف پیدا کیا جو آج تک چلا آ رہا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث کو ظاہر پر لیتے ہوئے فتویٰ دیا کہ جب تک پانچ مکمل اور الگ الگ رضعات نہ ہوں تب تک حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی—یعنی ایک، دو یا تین بار دودھ پلانے سے رضاعی رشتہ قائم نہیں ہوگا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے اور یہ موقف حدیث کے صریح الفاظ کے سب سے قریب ہے۔

دوسری طرف امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ نے سورۃ النساء (آیت:۲۳) کی مطلق عبارت وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ سے استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کوئی تعداد مقرر نہیں کی، لہٰذا تھوڑی رضاعت سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے—ان کے نزدیک حدیثِ عائشہ خبرِ واحد ہے اور قرآن کے عام حکم کو خبرِ واحد سے مخصوص کرنا درست نہیں۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے المحلی میں شافعی موقف کی بھرپور تائید کی اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ پانچ رضعات کی شرط قرآن ہی کا حکم ہے کیونکہ وہ آیت منسوخ التلاوت ہے نہ کہ منسوخ الحکم—لہٰذا اسے ماننا واجب ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں جمہور محدثین کا یہی موقف نقل کیا ہے کہ پانچ رضعات کا حکم قرآنی حکم کی حیثیت رکھتا ہے اور اس پر عمل لازم ہے۔

رضاعت کی جدید صورتیں: پاکستان اور یورپ میں میں

کراچی میں قائم کیے گئے انسانی دودھ کے بینک کا باقاعدہ افتتاح صوبائی وزیر صحت Dr. Azra Pechuho نے کیا، اور اسے شریعت کے مطابق بنانے کے لیے Darul Uloom Karachi کے فتویٰ کی روشنی میں متعدد شرائط عائد کی گئیں۔ ان شرائط میں دودھ دینے والی خواتین کا مکمل ریکارڈ رکھنا، عطیہ کا عمل بغیر معاوضہ ہونا، مذہبی مطابقت کا خیال رکھنا، دودھ کی طبی سکریننگ، اور صرف شدید ضرورت مند نوزائیدہ بچوں تک اس کی فراہمی شامل تھی۔ تاہم بعد ازاں علماء اور مختلف طبقات کی آراء سامنے آنے کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ ان شرائط پر مکمل عمل درآمد عملی طور پر ممکن نہیں، جس کے نتیجے میں اس منصوبے کو عارضی طور پر معطل کر دیا گیا اور مزید رہنمائی کے لیے متعلقہ دینی اداروں سے رجوع کیا گیا۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق رضاعت ایک نہایت اہم شرعی رشتہ ہے، جس سے نکاح کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ Quran اور Sahih Muslim کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اگر کوئی بچہ مخصوص عمر اور مقدار کے اندر کسی عورت کا دودھ پی لے تو وہ عورت اس کی رضاعی ماں بن جاتی ہے اور اس کے ساتھ اور اس کے خاندان کے بعض افراد کے ساتھ نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر فقہاء نے اس معاملے میں انتہائی احتیاط کی تاکید کی ہے اور یہ ضروری قرار دیا ہے کہ رضاعت کے تمام معاملات کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے تاکہ آئندہ خاندانی اور معاشرتی پیچیدگیوں سے بچا جا سکے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

دوسری جانب طبی اعتبار سے ماں کا دودھ نوزائیدہ بچوں، خصوصاً قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کے لیے نہایت اہم ہے۔ World Health Organization کے مطابق ماں کا دودھ نہ صرف مکمل غذا فراہم کرتا ہے بلکہ بچوں کو بیماریوں سے بچانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی ضرورت کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں انسانی دودھ کے بینک قائم کیے گئے، جہاں عطیہ شدہ دودھ کو جمع کر کے سکریننگ اور پیسچرائزیشن کے بعد ضرورت مند بچوں کو فراہم کیا جاتا ہے۔ اس عمل نے بہت سے بچوں کی جانیں بچانے میں مدد دی ہے، تاہم اس کے ساتھ بیماریوں کی منتقلی کے خدشات کے پیش نظر سخت طبی معیارات کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔

تاہم فقہی نقطۂ نظر سے انسانی دودھ کے بینک کئی پیچیدہ مسائل کو جنم دیتے ہیں، خصوصاً اس صورت میں جب مختلف خواتین کا دودھ ملا دیا جائے (پولڈ ملک) یا دودھ دینے والی کی شناخت معلوم نہ ہو۔ جمہور فقہاء کے نزدیک اس سے رضاعت کے رشتوں میں پیچیدگی اور نسب کے اختلاط کا خطرہ پیدا ہوتا ہے، جو اسلامی شریعت کے بنیادی مقاصد کے خلاف ہے۔ اسی لیے علماء اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اگر ایسے نظام کو اختیار کیا جائے تو مکمل ریکارڈ، شفافیت اور شرعی حدود کی پابندی لازمی ہے، ورنہ یہ نظام معاشرتی اور خاندانی مسائل کا سبب بن سکتا ہے۔[8]

یورپ میں انسانی دودھ کے بینک (Human Milk Banks)

یورپ میں انسانی دودھ کے بینک (Human Milk Banks) ایک انتہائی منظم، سائنسی اور معیاری نظام کے تحت کام کرتے ہیں، جن کی نگرانی اور رہنمائی بنیادی طور پر European Milk Bank Association کرتی ہے۔ اگر ہم اٹلی کے شہر میلان میں قائم دودھ بینک (Italian Milk Bank System) کو مثال کے طور پر لیں، تو یہ بینک بین الاقوامی اصولوں کے مطابق نوزائیدہ بچوں، خاص طور پر قبل از وقت (preterm) پیدا ہونے والے بچوں کے لیے محفوظ انسانی دودھ فراہم کرتا ہے۔ اس نظام میں سب سے اہم چیز ** حفاظت (safety)، معیار (quality) اور مکمل ٹریکنگ (traceability) ہے، تاکہ دودھ کے ہر قطرے کا ریکارڈ شروع سے آخر تک محفوظ رہے۔

اس بینک کے عمل کا پہلا مرحلہ ڈونر (دودھ دینے والی ماں) کی بھرتی اور اسکریننگ ہوتا ہے۔ اس میں خواتین کی مکمل طبی جانچ کی جاتی ہے، جس میں HIV، ہیپاٹائٹس B اور C، اور دیگر متعدی بیماریوں کے ٹیسٹ شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی طرزِ زندگی، ادویات کے استعمال اور صحت کی عمومی حالت کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔ منتخب ہونے کے بعد ڈونر کو تربیت دی جاتی ہے کہ وہ کس طرح صاف ستھرے طریقے سے دودھ نکالے، محفوظ کرے اور بینک تک پہنچائے۔ اس کے بعد جمع شدہ دودھ کو ‎-20°C‎ پر محفوظ کیا جاتا ہے۔ اگلے مرحلے میں دودھ کو **پیسچرائزیشن (Pasteurization)** کے عمل سے گزارا جاتا ہے (عام طور پر ‎62.5°C‎ پر 30 منٹ)، تاکہ تمام نقصان دہ جراثیم ختم ہو جائیں۔ اس کے بعد دوبارہ لیبارٹری ٹیسٹ کیے جاتے ہیں، اور اگر دودھ معیار پر پورا نہ اترے تو اسے ضائع کر دیا جاتا ہے۔

آخری مرحلے میں یہ دودھ ہسپتالوں، خاص طور پر نوزائیدہ بچوں کے انتہائی نگہداشت یونٹس (NICU) کو فراہم کیا جاتا ہے، جہاں ڈاکٹر ضرورت کے مطابق اسے استعمال کرتے ہیں۔ ہر بوتل پر ڈونر کی شناخت، تاریخ، پراسیسنگ کی معلومات اور ایک منفرد کوڈ درج ہوتا ہے تاکہ مکمل ٹریکنگ ممکن ہو۔

---

[8] شگفتہ عمر۔ "اسلامی ممالک میں ہیومن ملک بینک کا قیام: پاکستانی تناظر میں۔" بتول میگزین، 9 ستمبر 2024۔ batool.com.pk

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

World Health Organization، National Institute for Health and Care Excellence اور American Academy of Pediatrics جیسے ادارے بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ اگر ماں کا اپنا دودھ دستیاب نہ ہو تو پیسچرائزڈ ڈونر دودھ بہترین متبادل ہے۔ اس طرح یورپ میں انسانی دودھ کے بینک نہ صرف جدید طبی سہولت فراہم کرتے ہیں بلکہ ایک محفوظ، منظم اور عالمی معیار کے مطابق نظام کی بہترین مثال بھی پیش کرتے ہیں۔[9]

اسلامی تعلیمات کے مطابق رضاعت (دودھ پلانا) ایک نہایت اہم اور حساس شرعی معاملہ ہے، کیونکہ اس سے رضاعی رشتے قائم ہو جاتے ہیں اور بعض صورتوں میں نکاح کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ اس لیے شریعت میں رضاعت کے معاملات میں مکمل احتیاط، شفافیت اور درست ریکارڈ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

انسانی دودھ کے بنک کے حوالے سے فقہاء کے درمیان یہ بحث موجود ہے کہ اگر مختلف خواتین کا دودھ ملا دیا جائے یا ڈونر کی شناخت واضح نہ ہو تو رضاعی رشتوں میں ابہام پیدا ہو سکتا ہے، جو اسلامی خاندانی نظام کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اسی وجہ سے کئی علماء ایسے نظام کو جائز قرار دینے کے لیے سخت شرائط عائد کرتے ہیں، جیسے مکمل شناخت، ریکارڈ کی حفاظت، اور واضح نسب کی تعیین۔

لہٰذا اسلامی نقطۂ نظر سے انسانی دودھ کے بنک اسی صورت قابلِ قبول ہو سکتے ہیں جب ان میں شریعت کے اصولوں کی مکمل پابندی کی جائے اور رضاعت کے رشتوں میں کسی قسم کا شک یا اختلاط پیدا نہ ہو۔

۴۔ حرمتِ رضاعت کی فقہی شرائط

۴۔۱ عمر کی شرط

فقہاء کا اتفاق ہے کہ رضاعت صرف اس وقت موثر ہوتی ہے جب بچہ چھوٹا ہو اور دودھ اس کی بنیادی غذا ہو۔ البتہ اس عمر کی حد پر اختلاف ہے:

احناف کے نزدیک: دوسال ۶ ماہ تک (ڈھائی سال)۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: "الرضاعة ما دام الطفل في مدة الرضاع" یعنی رضاعت اس وقت تک معتبر ہے جب تک بچہ رضاعت کی مدت میں ہو[10]۔ مالکیہ کے نزدیک: دوسال تک۔ امام مالکؒ نے فرمایا کہ مدتِ رضاعت دوسال ہے اور اس کے بعد کی رضاعت کا کوئی اثر نہیں۔[11] شوافع کے نزدیک: دوسال تک۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ قرآن نے صراحت کی ہے: "**حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ**" یعنی پورے دوسال، لہٰذا اس کے بعد حرمت نہیں ہوتی۔[12]

---

[9] European Milk Bank Association (EMBA). European Milk Bank Association (EMBA). Retrieved from milkbanking.eu

[10] ہدایہ، جلد ۲، ص ۳۴۱

[11] المدونۃ الکبریٰ، جلد ۲، ص ۲۶۱

[12] الام، جلد ۵، ص ۲۴

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

حنابلہ کے نزدیک: دو سال تک[13]۔

۴۔۲ مقدار کی شرط (عدد

حنفیہ کے نزدیک: کم سے کم مقدار (تھوڑی سی بھی رضاعت) کافی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا موقف ہے کہ اگر دودھ پیٹ تک پہنچا تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے چاہے مقدار کم ہو۔

مالکیہ کے نزدیک: مقدار سے قطع نظر رضاعت موثر ہے، البتہ ایک دو گھونٹ کافی نہیں، بلکہ سیر ہو کر پینا ضروری ہے[14]۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک: پانچ بار الگ الگ رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ یہ حضرت عائشہؓ کی روایت پر مبنی ہے

۴۔۳ دودھ کی حالت

فقہاء نے یہ بھی بحث کی ہے کہ دودھ پیٹ تک پہنچنا ضروری ہے۔ اگر دودھ ناک یا کان کے ذریعے داخل کیا جائے تو کیا حرمت ثابت ہوتی ہے؟ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک منہ کے علاوہ کسی اور ذریعے سے دودھ داخل کرنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔[15]

۵۔ رضاعت سے حرام ہونے والے رشتے

۵۔۱ حرامِ رضاعت کا دائرہ

حدیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں "رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں" فقہاء نے درج ذیل رشتے حرام قرار دیے ہیں:

۱۔ رضاعی ماں: وہ عورت جس نے دودھ پلایا—اس سے نکاح حرام ہے۔

۲۔ رضاعی دادی اور نانی: رضاعی ماں کی ماں اور اس کی ماں وغیرہ۔

۳۔ رضاعی بہن: وہ لڑکی جس نے اسی عورت کا دودھ پیا ہو۔

۴۔ رضاعی پھوپھی: رضاعی باپ کی بہن۔

۵۔ رضاعی خالہ: رضاعی ماں کی بہن۔

۶۔ رضاعی بھتیجی: رضاعی بھائی یا بہن کی بیٹی۔

۷۔ رضاعی نواسی: رضاعی بیٹے یا بیٹی کی بیٹی۔[16]

---

[13] المغنی لابن قدامہ، جلد ۱۱، ص ۳۱۰

[14] المدونۃ، جلد ۲، ص ۲۶۰

[15] بدائع الصنائع، جلد ۴، ص ۴؛ المجموع، جلد ۱۸، ص ۲۱۸

[16] رد المحتار، جلد ۳، ص ۲۱۰؛ الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، جلد ۴، ص ۲۶۵

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4, No.1, 2026
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۵۔۲ رضاعت سے کیا حرام نہیں ہوتا

رضاعت سے محرمیت کی وجہ سے خلوت اور سفر وغیرہ جائز ہو جاتے ہیں لیکن وراثت، نفقہ اور دیگر نسبی حقوق ثابت نہیں ہوتے۔ یعنی رضاعی ماں کا نکاح میں محرم ہونا ثابت ہے لیکن وہ میراث نہیں پا سکتی۔[17]

۶۔ لے پالک بچے اور حرمتِ رضاعت

۶۔۱ لے پالک کا مفہوم اسلام میں

اسلام نے تبنّی (گود لینے) کو جاہلیت کے تصور میں ختم کر دیا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ[18]

ترجمہ: "اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے (حقیقی) بیٹے بنایا ہے۔ یہ تو بس تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔"

لہٰذا اسلام میں لے پالک بچے کا نسب اپنے حقیقی باپ سے ہی قائم رہتا ہے۔ وہ پالنے والے کا بیٹا نہیں بنتا اور نہ ہی وراثت میں شریک ہوتا ہے۔ البتہ اس کی کفالت اور تربیت کا حکم الگ ہے۔

۶۔۲ لے پالک کو رضاعت سے محرم بنانا

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر گھر میں کوئی لے پالک بچہ ہو تو کیا گھر کی عورتوں کے لیے اس سے پردہ ضروری ہے؟ اس مسئلے کا حل رضاعت میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت سہلہ بنتِ سہیلؓ کو اجازت دی کہ وہ سالم مولی ابی حذیفہؓ کو پانچ بار دودھ پلائیں تاکہ وہ محرم بن جائے۔ حضرت عائشہؓ اس رائے کو عام حکم مانتی تھیں جبکہ دیگر ازواجِ مطہرات نے اسے خصوصی رخصت قرار دیا۔[19]

فقہاء کا موجودہ مذہب یہ ہے کہ کبیر کی رضاعت حرمت ثابت نہیں کرتی، یعنی بڑے شخص کو دودھ پلانے سے وہ محرم نہیں بنتا۔ لہٰذا لے پالک بچے کو محرم بنانے کے لیے اس وقت رضاعت کروائی جائے جب وہ دو سال سے کم عمر کا ہو۔[20]

۶۔۳ لے پالک بچے کی حیثیت—جدید فقہی رائے

مجمع الفقہ الاسلامی نے اس موضوع پر قرارداد نمبر ۱۷ (۱/۳) پاس کی ہے جس میں واضح کیا گیا ہے:

الف: لے پالک بچے کا نسب اپنے اصلی والدین سے قائم رہتا ہے اور وہ پالنے والوں کا نسبی بیٹا نہیں بنتا۔

ب: اگر پالنے والی عورت نے بچپن میں دودھ پلایا ہو تو رضاعت کے تمام احکام جاری ہوتے ہیں۔

---

[17] الفقہ الاسلامی وادلتہ، وہبۃ الزحیلی، جلد ۱۰، ص ۷۲۵۵

[18] سورۃ الاحزاب: ۴

[19] صحیح مسلم: ۱۴۵۳؛ سنن ابی داود: ۲۰۶۱

[20] فتاویٰ شامی، جلد ۳، ص ۲۱۵؛ فتاویٰ دار العلوم دیوبند، جلد ۹، ص ۲۱۲

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ج: اگر رضاعت نہ ہوئی ہو تو بلوغت کے بعد پردے کے احکام جاری ہوتے ہیں۔[21]

۷۔ جدید مسائل اور حرمتِ رضاعت

۔ ادودھ کا بینک (Milk Bank)

جدید طب نے نومولود بچوں کے لیے ماں کے دودھ کے بینک قائم کیے ہیں جہاں مختلف عورتوں کا دودھ جمع کر کے ضرورتمند بچوں کو دیا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ فقہاء کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے: مخالف آراء: جمہور فقہاء اور مسلم عالم دین بینک ملک کو ناجائز قرار دیتے ہیں کیونکہ اس سے حرمت ثابت ہو سکتی ہے لیکن دودھ پینے والے بچے کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی رضاعی ماں کون ہے اور اس طرح آگے چل کر نکاح کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔[22] موافق آراء (مشروط): بعض فقہاء نے انتہائی ضرورت کی صورت میں، جبکہ دودھ دینے والی ماں کا ریکارڈ مکمل طور پر محفوظ ہو، اسے جائز قرار دیا ہے[23]۔

۷۔۲ مصنوعی ذرائع سے دودھ پلانا

اگر ماں کا دودھ بوتل میں ڈال کر پلایا جائے تو کیا حرمت ثابت ہوتی ہے؟ فقہاء کے مطابق جب بھی ماں کا دودھ بچے کے پیٹ میں داخل ہو — چاہے بوتل سے ہو، پیالے سے ہو، یا سرنج سے — اگر دیگر شرائط پوری ہوں تو حرمت ثابت ہوتی ہے[24]۔

۔۳ جمے ہوئے دودھ

فریج میں محفوظ یا جمائے ہوئے دودھ سے بھی، جمہور علماء کے نزدیک، اگر دیگر شرائط پوری ہوں تو حرمت ثابت ہوتی ہے کیونکہ دودھ کا جوہر باقی ہے۔ البتہ بعض معاصر فقہاء نے اس میں احتیاط کا حکم دیا ہے[25]۔

۔۴ ٹیسٹ ٹیوب

اگر (IVF ٹیسٹ ٹیوب) کے ذریعے بچہ پیدا ہو اور کسی دوسری عورت نے دودھ پلایا ہو تو رضاعت کے احکام اسی طرح جاری ہوتے ہیں جیسے عام حالات میں۔ نسب پیدا کرنے والی ماں سے جبکہ حرمت رضاعت دودھ پلانے والی ماں سے ثابت ہوتی ہے[26]۔

---

[21] مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی، عدد ۳، ص ۱۶۵

[22] مجمع الفقہ الاسلامی، قرار نمبر ۵۲، الدورۃ العاشرۃ؛ ابن بیہ، اتحاف المسلمین، ص ۲۳۱

[23] الشیخ یوسف القرضاوی، فتاویٰ معاصرہ، جلد ۳، ص ۴۸۳

[24] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، فتویٰ نمبر ۲۰۵۸

[25] یوسف القرضاوی، فتاویٰ المرآۃ المسلمۃ، ص ۳۸۲

[26]: مجلۃ الفقہ الاسلامی، عدد ۷، قرار ۵۴

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۸۔ مذاہبِ اربعہ کا تقابلی جائزہ

اہم فقہی مسائل میں چاروں مذاہب کی آراء کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۸۔۱ امام ابو حنیفہؒ اور حنفیہ

احناف کے نزدیک: مدتِ رضاعت ڈھائی سال ہے۔ دودھ کی کم سے کم مقدار بھی اگر پیٹ تک پہنچے تو کافی ہے۔ اختلاط سے بھی حرمت ثابت ہو سکتی ہے اگر دودھ غالب ہو۔ رضاعت کا اثبات دو عادل گواہوں یا ایک عادل عورت کی گواہی سے ہوتا ہے۔[27]

۸۔۲ امام مالکؒ اور مالکیہ

مالکیہ کے نزدیک: مدتِ رضاعت دو سال ہے اور اس کے بعد بالکل نہیں۔ وہ "سیر ہو کر پینے" کو شرط مانتے ہیں۔ دودھ اگر آگ پر پکا کر دیا جائے تو بھی حرمت ثابت ہوتی ہے[28]۔

۸۔۳ امام شافعیؒ اور شوافع

شوافع کے نزدیک: مدتِ رضاعت دو سال ہے۔ پانچ مرتبہ کامل رضاعت شرط ہے۔ ہر بار الگ الگ رضاعت مراد ہے؛ ایک ہی نشست میں ایک سے زیادہ بار پینا ایک مرتبہ شمار ہوتا ہے[29]۔

۸۔۴ امام احمد بن حنبلؒ اور حنابلہ

حنابلہ کے نزدیک: مدتِ رضاعت دو سال ہے۔ شوافع کی طرح پانچ بار رضاعت شرط مانتے ہیں۔ اگر دودھ کو کھانے میں ملا کر دیا جائے تو بھی غلبے کے ساتھ حرمت ثابت ہو سکتی ہے[30]۔

۹۔ معاصر علماء اور فقہاء کی آراء

جدید دور کے علماء نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے اور نئے مسائل کے جواب دینے کی کوشش کی ہے:

۹۔۱ مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

مفتی صاحب نے اپنے فتاویٰ میں واضح کیا ہے کہ رضاعت کی جدید صورتوں جیسے بوتل سے دودھ پلانا، فریج میں محفوظ دودھ وغیرہ میں بھی اگر دیگر شرائط (عمر اور مقدار) پوری ہوں تو حرمت ثابت ہوتی ہے۔ بینک ملک کو انہوں نے ناجائز قرار دیا کیونکہ اس سے نسب کا اشتباہ پیدا ہوتا ہے[31]۔

---

[27] مراقی الفلاح، ص ۵۲۵؛ فتح القدیر، جلد ۳، ص ۴۵۸)

[28] المدونۃ الکبریٰ، جلد ۲، ص ۲۶۱؛ حاشیۃ الدسوقی، جلد ۲، ص ۵۰۲

[29] المجموع، جلد ۱۸، ص ۲۱۸؛ مغنی المحتاج، جلد ۴، ص ۲۹۸

[30] المغنی، جلد ۱۱، ص ۳۱۰

[31] تکملۃ فتح الملہم، جلد ۱، ص ۲۸۶؛ تقریرات مفتی تقی عثمانی، دار العلوم کراچی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۹۔۲ شیخ یوسف القرضاوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ قرضاوی نے اپنی کتاب "فتاویٰ معاصرہ" میں بینک ملک کے بارے میں تفصیلی بحث کی اور اسے مشروط حالات میں قبول کرنے کی گنجائش نکالی جبکہ احتیاط کا حکم دیا۔ انہوں نے لے پالک بچوں کے حوالے سے بھی واضح کیا کہ رضاعت کے ذریعے محرمیت حاصل کی جاسکتی ہے[32]۔

۳۔ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی

ڈاکٹر زحیلی نے "الفقہ الاسلامی وادلتہ" میں حرمتِ رضاعت کو تمام جہات سے بحث کیا ہے اور جدید مسائل کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اصل اصول یہ ہے کہ دودھ بچے کے جسم میں داخل ہو اور اس سے نشوونما ہو، تبھی حرمت ثابت ہوتی ہے[33]۔

۹۔۴ دار الافتاء پاکستان کا موقف

دار الافتاء پاکستان اور دار العلوم کراچی نے مختلف فتاویٰ میں واضح کیا ہے کہ لے پالک بچے کی محرمیت رضاعت سے ثابت کی جاسکتی ہے اور اگر رضاعت نہیں ہوئی تو بلوغت کے بعد پردے کے احکام کا لحاظ رکھنا ضروری ہے[34]۔

۱۰۔ قانونی پہلو: مسلم ممالک کا جائزہ

۱۰۔۱ پاکستان

پاکستان میں لے پالک بچوں کے حوالے سے "ضلع وپرورش (Guardians and Wards Act 1890)" کے تحت قانونی تحفظ دیا جاتا ہے لیکن نسب یا وراثت نہیں۔ پاکستانی قانون اسلامی اصولوں پر مبنی ہے اور کفالت کو تبنی سے الگ رکھتا ہے۔ Council of Islamic Ideology نے بھی بینک ملک کو ناجائز قرار دیا ہے۔

۱۰۔۲ سعودی عرب۲.۱۰ سعودی عرب

سعودی عرب میں مجمع الفقہ الاسلامی (OIC Islamic Fiqh Academy) اور ہیئۃ کبار العلماء نے انسانی دودھ کے بینک (Milk Banks) کے نظام کو عمومی طور پر ناجائز قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق یہ نظام رضاعی رشتوں کے اختلاط اور نسب کے تحفظ کے اصول کو متاثر کرتا ہے، اس لیے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ فقہاء کے نزدیک رضاعت سے محرمیت قائم ہو جاتی ہے، اور اگر ڈونر کی شناخت یا دودھ کا ریکارڈ واضح نہ ہو تو مستقبل میں نکاح کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

[32] فتاویٰ معاصرہ، جلد ۳، ص ۴۸۰

[33] الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد ۱۰، ص ۷۲۶۰

[34] فتاویٰ دار العلوم کراچی، جلد ۱۲، ص ۳۴۵

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۱۰.۳ مصر

مصر کی دار الافتاء المصریۃ نے اس مسئلے پر تفصیلی فتاویٰ جاری کیے ہیں۔ ان کے مطابق انسانی دودھ کا بینک اصولی طور پر نسب کے اشتباہ کا سبب بن سکتا ہے، اس لیے احتیاط ضروری ہے۔ تاہم بعض فقہی آراء میں شدید ضرورت اور طبی مجبوری کی صورت میں اس کے استعمال کی گنجائش بھی تسلیم کی گئی ہے، بشرطیکہ مکمل ریکارڈ اور کنٹرول موجود ہو۔

۱۰.۴ بھارت (India)

بھارت میں مسلم فقہی ادارے جیسے All India Muslim Personal Law Board (AIMPLB) اور دیگر علماء نے انسانی دودھ کے بینک کے حوالے سے احتیاطی موقف اختیار کیا ہے۔

ان کے مطابق اگر ڈونر کا واضح ریکارڈ اور شفاف نظام موجود نہ ہو تو رضاعی رشتوں میں پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ تاہم اگر نظام مکمل طور پر شریعت کے مطابق ہو اور ہر بچے کے لیے رضاعی ریکارڈ محفوظ رکھا جائے تو بعض علماء اس کی محدود اجازت کے قائل ہیں[35]۔ (فقہی مباحث و مقامی آراء)

۱۱۔ سماجی اور اخلاقی پہلو

۱۱۔۱ اسلام کا خاندانی نظام اور رضاعت

اسلام نے خاندان کو انتہائی اہمیت دی ہے اور خاندانی تعلقات کو واضح، پاکیزہ اور منظم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ حرمتِ رضاعت اسی نظام کا ایک حصہ ہے جو دودھ پلانے جیسے فطری تعلق کو قانونی شکل دیتا ہے اور اس سے پیدا ہونے والے قریبی تعلق کو خاندانی بندھن بناتا ہے۔

حکمت یہ ہے کہ جب ایک عورت نے اپنا دودھ پلا کر کسی بچے کی نشو و نما کی، تو وہ بچے کی ماں جیسی ہو گئی اور اس سے نکاح کرنا اسی طرح گھناؤنا فعل ہے جیسے حقیقی ماں سے۔ اس سے سماجی نظام کی پاکیزگی قائم رہتی ہے۔

۱۱۔۲ لے پالک بچوں کی کفالت — ایک انسانی فریضہ

اسلام نے یتیم اور محتاج بچوں کی کفالت کو نہایت اجرِ عظیم کا کام قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أنا وكافلُ اليتيمِ في الجنةِ هكذا، وأشار بالسبابة والوسطى[36]

"یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے (اور آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلی ملا کر اشارہ فرمایا)۔

لے پالک بچے کی کفالت ایک عظیم نیکی ہے لیکن اسے نسبی بیٹے کی حیثیت دینا جائز نہیں۔ تاہم رضاعت کے ذریعے محرمیت قائم کر کے اسے خاندان کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔

[35] Gribble, K. D. et al., Human Milk Bank Services and Islamic Milk Kinship, International Breastfeeding Journal, 2025.

[36] صحیح بخاری: ۵۳۰۴

۱۱۔۳ جدید سماج میں درپیش چیلنجز

آج کے دور میں خاندانوں کا انتشار، بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد جو یتیم یا بے سہارا ہیں، اور عورتوں کا ملازمت کی وجہ سے بچوں کو دودھ نہ پلا پانا—یہ سب مسائل فقہاء کے لیے نئے تحقیقی دروازے کھولتے ہیں۔ علماء کو چاہیے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں ان مسائل کے حل پیش کریں اور مسلمانوں کو رہنمائی دیں۔

۱۲۔ خلاصہ و نتائج

اس مقالے کے مطالعے سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

اول: حرمتِ رضاعت قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ سے ثابت ایک یقینی حکم ہے جس میں تمام مسلمان فقہاء کا اتفاق ہے، اگرچہ شرائط میں اختلاف ہے۔

دوم: مذاہبِ اربعہ میں مدتِ رضاعت (دو سال)، عمر کی حد اور مقدار میں اختلاف ہے لیکن اصل حکم پر اتفاق ہے۔ جمہور کے مطابق حنفی مذہب میں ڈھائی سال کی مدت اور کم از کم مقدار (پیٹ تک پہنچنا) شرط ہے جبکہ شافعی و حنبلی مذہب میں پانچ مرتبہ رضاعت شرط ہے۔

سوم: لے پالک بچے کو رضاعت کے ذریعے محرم بنایا جا سکتا ہے بشرطیکہ بچہ دو سال سے کم عمر کا ہو اور شرائطِ رضاعت پوری ہوں۔ اس طرح وہ رضاعی بیٹے کی حیثیت اختیار کرتا ہے اگرچہ نسبی بیٹا نہیں بنتا۔

چہارم: بینک ملک (Milk Bank) کو جمہور علماء نے ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ اس سے نسب کا اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ البتہ اگر ریکارڈ مکمل ہو اور ضرورت ہو تو بعض علماء نے احتیاط کے ساتھ گنجائش دی ہے۔

پنجم: جدید طریقوں سے دودھ پلانے جیسے بوتل، سرنج یا فریج کا دودھ وغیرہ سے بھی اگر دیگر شرائط پوری ہوں تو حرمت ثابت ہوتی ہے۔

ششم: مسلم ممالک کے قوانین اسلامی اصولوں پر مبنی ہیں اور لے پالک بچے کو نسبی حیثیت دینے کی بجائے کفالت کا قانون نافذ ہے۔

آخر میں گزارش ہے کہ علماء اور فقہاء کو چاہیے کہ جدید مسائل کا سامنا مضبوط اور علمی بنیادوں پر کریں۔ قرآن و سنت کی روشنی اور فقہِ اسلامی کی وسعت میں ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ ضرورت صرف گہرے علم، وسیع تحقیق اور بدلتے حالات کے ساتھ چلنے کی ہے۔

کتابیات

قرآنِ کریم

۱۔ سورۃ النساء: ۲۳

۲۔ سورۃ البقرۃ: ۲۳۳

۳۔ سورۃ الاحزاب: ۴-۵

کتبِ احادیث

۴۔ البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ۔ احادیث: ۲۶۴۵، ۵۳۰۴

۵۔ مسلم، مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم۔ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ احادیث: ۱۴۴۴، ۱۴۵۰، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

٦۔الترمذی، محمد بن عیسیٰ. الجامع الکبیر (سنن الترمذی). دار الغرب الاسلامی، بیروت، ۱۹۹۸ء. حدیث:۱۱۵۲

۷۔ابن ماجہ، محمد بن یزید. سنن ابن ماجہ. دار الرسالۃ العالمیۃ، ۲۰۰۹ء. حدیث:۱۹۴۶

۸۔ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث. سنن ابی داؤد. المکتبۃ العصریۃ، صیدا. حدیث:۲۰۶۱

کتبِ فقہ الحنفی

۹۔الکاسانی، علاء الدین. بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع. دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۶ھ. جلد ۴

۱۰۔ابن الہمام، کمال الدین. فتح القدیر. دار الفکر، بیروت. جلد ۳

۱۱۔ابن عابدین، محمد امین. رد المحتار علی الدر المختار (فتاویٰ شامی). دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۲ھ. جلد ۳

۱۲۔الشرنبلالی، حسن بن عمار. مراقی الفلاح شرح نور الایضاح. المکتبۃ العصریۃ، صیدا، ۲۰۰۵ء

کتبِ فقہ المالکی

۱۳۔مالک بن انس. المدونۃ الکبریٰ. دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۵ھ. جلد ۲

۱۴۔الدسوقی، شمس الدین. حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر. دار الفکر، بیروت. جلد ۲

کتبِ فقہ الشافعی

۱۵۔الشافعی، محمد بن ادریس. الام. دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۱۰ھ. جلد ۵

۱۶۔النووی، یحییٰ بن شرف. المجموع شرح المہذب. دار الفکر، بیروت. جلد ۱۸

۱۷۔الشربینی، شمس الدین. مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج. دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۴ء. جلد ۴

کتبِ فقہ الحنبلی

۱۸۔ابن قدامۃ، موفق الدین. المغنی. مکتبۃ القاہرۃ، ۱۹۶۸ء. جلد ۱۱

۱۹۔البہوتی، منصور بن یونس. کشاف القناع عن متن الاقناع. دار الکتب العلمیۃ، بیروت. جلد ۵

کتبِ تفسیر

۲۰۔ابن کثیر، اسماعیل بن عمر. تفسیر القرآن العظیم. دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء. جلد ۱

۲۱۔القرطبی، محمد بن احمد. الجامع لاحکام القرآن. دار الکتب المصریۃ، قاہرہ، ۱۹۶۴ء. جلد ۵

۲۲۔الآلوسی، شہاب الدین. روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم. دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۵ھ. جلد ۴

معاصر کتب و فتاویٰ

۲۳۔الزحیلی، وہبۃ. الفقہ الاسلامی وادلتہ. دار الفکر، دمشق، ۱۴۱۸ھ. جلد ۱۰

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۲۴۔ القرضاوی، یوسف. فتاویٰ معاصرۃ. دار القلم، کویت، ۲۰۰۸ء. جلد ۳

۲۵۔ القرضاوی، یوسف. فتاویٰ المرأۃ المسلمۃ. مکتبۃ وہبۃ، قاہرہ، ۲۰۱۳ء

۲۶۔ عثمانی، محمد تقی. تکملۃ فتح الملہم. دار القلم، دمشق. جلد ۱

۲۷۔ الجزیری، عبد الرحمٰن. الفقہ علی المذاہب الاربعۃ. دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ. جلد ۴

۲۸۔ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی. مجلۃ المجمع. قرارات الدورۃ الثالثۃ، عدد ۳؛ قرار نمبر ۵۲

۲۹۔ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء. فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ. رئاسۃ ادارات البحوث العلمیۃ، ریاض. فتویٰ نمبر ۲۰۵۸

۳۰۔ فتاویٰ دار العلوم کراچی. جلد ۹ و ۱۲. دار العلوم کراچی، پاکستان